فتاویٰ امن پوری (قسط۹۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بیوی کو دو طلاقیں واقع ہوئیں، ابھی عدت میں ہے کہ شوہر نے ہم بستری کر لی، تو کیا یہ رجوع ہوگا؟

جواب: ہم بستری سے رجوع ہو جائے گا۔

سوال: دو طلاقوں کے بعد شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، مگر بیوی انکار کرتی ہے، کیا شوہر زبردستی رجوع کر سکتا ہے؟

جواب: دو طلاقیں رجعی ہیں، ان کے بعد جب تک بیوی عدت میں ہے، شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے، وہ زبردستی بھی رجوع کر سکتا ہے، خواہ بیوی رجوع کرنا چاہے یا نہ چاہے، خواہ بیوی کا ولی بھی رجوع کے حق میں نہ ہو، کیونکہ رجعی طلاق کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع کا حق شوہر کو حاصل ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَالِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرة : ۲۲۸)

''شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔''

❀ قرآنی نص ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾

(البقرة : ۲۳۱)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو انہیں اچھے طریقے سے اپنے گھروں میں روک سکتے ہو۔''

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة : ۲۲۹)

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو ان کے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

''انہیں کہیں کہ رجوع کر لیں، پھر طہر تک روکے رکھیں، تا آنکہ بیوی حیض کے بعد دوبارہ طہر میں آ جائے۔ پھر رکھنا چاہیں، تو رکھیں، طلاق دینا چاہیں، تو طلاق دے دیں۔ اللہ کا مقرر کردہ اندازِ طلاق یہی ہے۔''

(صحيح البخاري : ۵۲۵۱، صحيح مسلم : ۱۴۷۱)

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ

يَقَعُ بِهَا، وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا، فَقَالَ: طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، أَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَعَلٰى رَجْعَتِهَا، وَلَا تَعُدْ.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق و رجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق و رجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔''

(سنن أبي داؤد: ٢١٨٦، سنن ابن ماجه: ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

(تُحفة المُحتاج: ١٤٨٨)

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کر لیا۔''

(سنن أبي داؤد: ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي: ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه: ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۷۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَلَّقَ حَفْصَةَ أُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا.

''نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو آپ ﷺ کو رجوع کرنے کا کہا گیا، آپ نے رجوع کرلیا۔''

(الطّبقات الكبرىٰ لابن سعد : ٦٧/٨، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الزَّوْجَ رَجْعَةٌ.

''علمائے کرام کا اجماع ہے کہ خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے۔''

(سُبُل السّلام : ٣٤٨/٣)

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''چاہو تو نکاح میں رہو اور چاہو تو طلاق لے لو۔'' تو بیوی نے کہا کہ ''میں طلاق لیتی ہوں۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ شوہر نے بیوی کو طلاق لینے یا نکاح میں رہنے کا اختیار دیا تھا، تو جب بیوی نے طلاق کو اختیار کرلیا، تو طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: ''ہم اس کو طلاق دیتے ہیں۔'' کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

جواب: اس طرح کہنے یا لکھنے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: ایک جھگڑے میں شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''آج تم اس کو طلاق ہی سمجھو۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شراب پی کر طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شراب پینے سے اتنا مدہوش ہوگیا کہ اسے معلوم نہ رہا کہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسے شرابی کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ یہ مجنون کے قائم مقام ہے، البتہ اگر نشے کی

حالت میں سمجھ بوجھ قائم ہے اور وہ اپنے قول وفعل سے واقف ہے، تو اس حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء : ٤٣)

''ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔''

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَعَلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُولُ .

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔''

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 190/5)

❁ حافظ ابن حجر، عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء 4 : 43) (یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو)۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔''(فتح الباري : 390/9)

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ نشے میں دی گئی طلاق کے واقع نہ ہونے کی دلیل

ہے، کیوں کہ اس وقت آدمی کو اپنے کہے کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسلم قبیلہ کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔اس نے آکر بتایا کہ اس سے زنا سرزد ہو گیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرۂ مبارک موڑ لیا۔وہ شخص اس طرف آ گیا جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک کیا تھا اور چار دفعہ قسم اٹھائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تمہیں جنون تو لاحق نہیں؟''

(صحيح البخاري: 5270، صحيح مسلم: 1691)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر ان الفاظ سے باب قائم فرماتے ہیں:

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ والشِّرْكِ وَغَيْرِهِ.

''زبردستی اور مجبور کر کے لی گئی طلاق، نشے میں دھت اور مجنون کی طلاق، نیز طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک کا بیان۔''

❁ اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تبویب میں بہت سے احکام موجود ہیں،جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم اس شخص پر لاگو ہوتا ہے،جو ذی شعور ہو،اپنے اختیار اور مرضی سے کام کر رہا ہو،نیز وہ ہوش وحواس میں ہو۔(نیت والی)حدیثِ نبوی سے استدلال بھی ان چیزوں کا اثبات کرتا ہے، کیوں کہ جو ذی شعور نہ ہو اور اپنی مرضی واختیار سے کچھ کر رہا ہو،اس کے قول وفعل میں اس

کی نیت شامل نہیں ہوتی۔ یہی حکم غلطی سے، بھول چوک کر یا مجبور ہو کر کسی کام کو کرنے والے کا ہے۔''

(فتح الباري : 389/9)

اگر مجنون اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کرے تو اس پر حد بھی لاگو نہیں ہوگی، لہٰذا ایسے شخص کی دی گئی طلاق بالاولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اونٹنی کو قتل کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شکایت کی تو؛رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے۔وہ نشے میں تھے،ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (سرسری نظر سے) دیکھا۔پھر اپنی نظر تھوڑی اوپر اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر تھوڑی اور اوپر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف تک نظر گئی، پھر اور اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا، پھر کہنے لگے:تم سب تو میرے والد کے غلام ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔''

(صحيح البخاري :3091، صحيح مسلم : 1979)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''جو لوگ نشے کی حالت میں طلاق دینے والے شخص کی طلاق کو کالعدم قرار دیتے ہیں،ان میں سے بعض نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ نشے کی حالت میں کہے گئے اقوال پر کوئی شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا۔اگر اس

حالت میں کہے گئے اقوال کا کچھ اثر ہوتا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے سے مخاطب کیا تھا، اس وجہ سے وہ دین سے خارج ہو جاتے (لیکن نشے کی حالت میں کہنے کی وجہ سے ان کی بات کالعدم ہو گئی اور گستاخی شمار نہیں ہوئی)۔''

(معالم السنن : 26/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مِنْ أَقْوٰى أَدِلَّةِ مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذِ السَّكْرَانَ بِمَا يَقَعُ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهٖ مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهٖ .

''یہ ان لوگوں کی سب سے قوی دلیل ہے، جو نشے والے آدمی کے حالتِ نشہ میں طلاق وغیرہ جیسے افعال پر مؤاخذہ کرنے کے قائل نہیں۔''

(فتح الباري : 391/9)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْمَجْنُونِ وَلَا لِلسَّكْرَانِ طَلَاقٌ .

''مجنون اور نشے میں دھت شخص کی کوئی طلاق نہیں۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 359/7، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: دوسری طلاق کے بعد رجوع کر لیا، اب چار سال بعد دوبارہ طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رجعی طلاقیں دو ہیں، تیسری طلاق کے بعد رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے، نیز عدت کے بعد نکاح جدید بھی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں عورت ہمیشہ کے لیے اس

پرحرام ہوچکی ہے، یہ میاں بیوی نہیں بن سکتے، ہاں اگر بیوی دوسری جگہ نکاح کرے اور اس کا شوہر اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا وفات پا جائے، تو اب وہ عورت عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة: ۲۳۰)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 586/2، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: شوہر نے لکھا کہ ''ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں۔''، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق رجعی ہوگئی۔

سوال: ایک طلاق دی، کیا دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: طلاق رجعی یعنی پہلی یا دوسری طلاق کے بعد اگر بیوی عدت میں ہے، تو رجوع ہوسکتا ہے، نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر عدت ختم ہو جائے، تو نئے نکاح سے رشتۂ ازدواج قائم ہوسکتا ہے۔

سوال: طلاق رجعی میں ''رجوع کرتا ہوں۔'' کہنے سے رجوع ہو جائے گا یا ہم بستر ہونا ضروری ہے؟

جواب: دونوں طرح رجوع ہوجائے گا۔

سوال: طلاق رجعی کے بعد بوسہ و کنار سے رجوع ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: رجوع ہوجائے گا۔

سوال: کیا عدت میں رجوع کرنا جائز ہے؟

جواب: بالکل جائز ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة : ٢٢٩)

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔''

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق ورجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق ورجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔''

(سنن أبي داؤد : ۲۱۸٦، سنن ابن ماجه : ۲۰۲۵، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کرلیا۔''

(سنن أبي داؤد : ۲۲۸۳، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ۵۷۲۳، سنن ابن ماجه : ۲۰۱٦، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا طلاق بائن کے بعد رجوع ہوسکتا ہے؟

جواب: طلاق بائن کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا۔

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں تھیں، دونوں باہم جھگڑ رہی تھیں، تو شوہر نے ایک کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تو خاموش نہیں ہوئی، تو تجھے طلاق ہے، پھر وہ بیوی دو تین مرتبہ بولی، تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: بیوی کو طلاق دی، پھر مذاق میں کہا کہ میں رجوع کرتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مذاق میں رجوع کرنے سے رجوع ہو جاتا ہے، اس میں نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: ایک شخص نے حاملہ کو طلاق رجعی دی، سات دن بعد بچہ پیدا ہوا، کیا اب وہ رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا شوہر فوت ہو، ہر صورت اس کی عدت وضع حمل ہے، خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے، لہٰذا مذکورہ صورت میں خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں، کیونکہ بیوی کی عدت ختم ہو چکی ہے، اب چونکہ اس نے طلاق رجعی دی تھی، لہٰذا اب وہ نکاح جدید سے رشتۂ ازدواج قائم کر سکتے ہیں۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : 4)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہوچکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہےاور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

(سوال): اگر کوئی شخص بیوی کو اپنے عقد سے الگ کرنا چاہتا ہے، تو وہ کیا کرے؟

(جواب): اسے چاہیے کہ طلاق سنی کے ذریعے بیوی کو الگ کر دے۔ طلاق سنی یہ ہے کہ عورت کو اس طہر کے دوران، جس میں اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم نہ کیے گئے ہوں، ایک رجعی طلاق دے دی جائے اور عدت مکمل ہونے تک دوسری یا تیسری طلاق نہ دی جائے۔ طلاق سنی کا یہ فائدہ ہے کہ عدت تک شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور اسے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا پورا موقع میسر آتا ہے۔

(سوال): بیوی میکے میں ہے، شوہر نے کہا کہ اگر وہ آج رات میرے گھر واپس نہ آئی، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ رات کو واپس نہ آئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، چونکہ شرط پوری ہوگئی، لہٰذا رجعی طلاق واقع ہوگئی۔

(سوال): نشہ کی حالت میں طلاق دی، تو ہوش کے بعد رجوع کرلیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): نشہ میں اگر اتنی مدہوشی ہے کہ نشی اپنے قول وفعل کو سمجھ نہیں پا رہا، تو اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی اور فاقہ کے بعد رجوع کی ضرورت نہیں اور اگر مدہوشی اتنی زیادہ نہیں، بلکہ نشی اپنے قول وفعل کو سمجھ رہا تھا، تو یہ طلاق واقع ہوگئی اور نشہ کے بعد جب رجوع کرلیا، تو رجوع ہوگیا۔

(سوال): رجعی طلاق کے بعد اگر عدت گزر جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): رجعی طلاق کے بعد عدت گزر جائے، تو رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے، البتہ اگر میاں بیوی راضی ہیں، تو نئے نکاح سے رشتہ ازدواج قائم کر سکتے ہیں۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵٦ھ) فرماتے ہیں:

''رجعی طلاق یہ ہے، جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضا مندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(المحلّٰى بالآثار : ٤٨٤/٩)

(سوال): کیا طلاق رجعی کی عدت میں بیوی کا سکنی شوہر کے ذمہ ہے؟

(جواب): طلاق رجعی کی عدت میں بیوی کا نان ونفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ .

''رجعی طلاق میں ہی عورت کے لیے نفقہ وسکنی ہے۔''

(سنن النّسائي : ٣٤٠٣، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے۔

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ أَنَّهَا تَسْتَحِقُّ النَّفَقَةَ، وَالسُّكْنٰى عَلٰى زَوْجِهَا .

''اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ طلاقِ رجعی کی عدت گزارنے والی عورت کا نفقہ و سکنی خاوند کے ذمہ ہے۔''(شرح السُّنّة : ۳۰۲/۹)

(سوال): طلاق کی عدت گزرنے کے بعد بیوی کو اپنے گھر رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): طلاق کی عدت گزر جائے، تو بیوی عقد سے نکل جاتی ہے، اسے اپنے گھر رکھنا جائز نہیں، اس سے ازدواج قائم کرنا زنا ہے، نیز اس سے پیدا ہونے والی اولاد بھی ناجائز و حرام ہوگی۔

(سوال): شوہر نے بیوی کو کہا کہ ''میں نے تجھے طلاق دی، تو میری ماں کی طرح ہے۔'' کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): ''میں نے تجھے طلاق دی۔'' کہنے سے ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی، ''تو میری ماں کی طرح ہے۔'' لغو کلام ہے، اس سے طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): شوہر نے بیوی کو لکھا کہ ''تجھے طلاق شرعی دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی، شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

(سوال): طلاق کے بعد میاں بیوی ایک ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(جواب): طلاق رجعی ہے، تو اس کے بعد عدت ختم ہونے تک میاں بیوی ایک ساتھ رہ سکتے ہیں، اس طرح رجوع کے امکان زیادہ ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَّتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا، فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾(الطّلاق: ١-٢)

''اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو، تو عدت (طہر کے آغاز) میں طلاق دو اور عدت کو شمار کر لو، اپنے رب اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، (طلاق کے بعد) تم اپنی بیویوں کو گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود ہی گھروں سے نکلیں، البتہ اگر وہ واضح برائی کا ارتکاب کریں (تو انہیں نکالا جا سکتا ہے۔) یہ حدود اللہ ہیں، جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا، وہ اپنے نفس پر ظلم ڈھائے گا، کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نیا حکم بیان کر دے۔ پس جب وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو (رجوع کر کے) انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا دستور کے مطابق فارغ کر دو۔''

(سوال): لونڈی کی عدت طلاق کیا ہے؟

(جواب): لونڈی کی عدت آزاد عورت سے مختلف ہے۔

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا لَمْ تَحِضْ شَهْرَيْنِ، وَإِذَا حَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ.

''لونڈی کو حیض نہ آتا ہو، تو عدت دو ماہ ہے، آتا ہو، تو دو حیض۔''

(السنن الکبریٰ للبیهقي : 425/7، وسندهٗ صحیحٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ .

''آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔''

(المؤطّأ للإمام مالك : 574/2، وسندهٗ صحیحٌ)

سوال: اگر کسی کو تیسری طلاق یاد نہ ہو، تو کیا رجوع درست ہے؟

جواب: اگر یہ یقین نہ ہو کہ تیسری طلاق تھی یا دوسری، تو وہ دوسری رجعی طلاق ہی سمجھے گا اور اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، کیونکہ تیسری طلاق کا ہونا شک ہے اور دوسری طلاق کا ہونا یقینی ہے، لہٰذا شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنیاد رکھے، جیسا کہ نماز میں شک ہو جائے، تو اس بارے میں حکم ہے؛

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے کہ اس نے تین رکعتیں ادا کی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے، یقین پر بنیاد ڈالے......۔''

(صحیح مسلم :571)

لہٰذا دوسری طلاق سمجھے گا اور عدت میں رجوع کر سکتا ہے، کیونکہ یہی یقین ہے۔

سوال: شوہر سے نباہ مشکل ہو اور وہ طلاق بھی نہ دے رہا ہو، تو کیا خلع کرنا بہتر ہے؟

جواب: اگر عورت محسوس کرے کہ کوشش کے باوجود اس کا شوہر سے نباہ مشکل ہے، صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا، تو وہ خلع کے ذریعے اپنے ولی کا کیا گیا نکاح فسخ کرا سکتی ہے، اس کے لیے یہی بہتر ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے (شوہر کی نافرمانی) سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔''

(صحيح البخاري : 5276)

(سوال): کیا شوہر کی مرضی کے خلاف خلع ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): ہوسکتا ہے۔

(سوال): میاں بیوی ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے، دونوں اکھٹے بھی نہیں رہنا چاہتے، مگر شوہر طلاق دیتا ہے، نہ عورت خلع لیتی ہے، کیا بغیر خلع یا طلاق کے عورت دوسری جگہ شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): نکاح صحیح ہو، تو جب تک طلاق نہ دی جائے یا خلع سے نکاح فسخ نہ کیا جائے، تب تک عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی، یہ منکوحہ شمار ہوگی اور منکوحہ کا غیر مرد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

(سوال): کیا نابالغ عورت خلع کرا سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): نابالغ عورت خلع نہیں کرا سکتی، البتہ بلوغت کے بعد اسے خیار بلوغ حاصل ہوگا، جس سے وہ اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو قائم رکھنے یا فسخ کرنے کی مختار ہوگی۔

(سوال): ولی کی اجازت کے بغیر خلع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): خلع میں ولی کی رضا مندی ضروری نہیں۔

(سوال): کیا ولی خلع کرا سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): عورت راضی ہو، تو ولی خلع کرا سکتا ہے، عورت کی رضا مندی کے بغیر خلع نہیں۔

(سوال): مہر کے عوض خلع ہوا، کیا شوہر دیا گیا مہر واپس لے سکتا ہے؟

(جواب): خلع کی صورت میں شوہر حق مہر واپس لے سکتا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے (شوہر کی نافرمانی) سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔''

(صحیح البخاري: 5276)

(سوال): ''چھوڑتا ہوں، جہاں دل چاہتا ہے، وہاں چلی جا۔'' کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی یا طلاق بائن؟

(جواب): مذکورہ کلام طلاق کے لیے صریح ہے، اس سے ایک رجعی طلاق واقع ہوئی۔

(سوال): اگر بیوی شوہر سے علیحدگی چاہے، تو کیا کیا جائے؟

(جواب): اگر زوجین میں نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے، تو شوہر کو چاہیے کہ جب اس کی بیوی حیض سے پاک ہو، تو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے، تا کہ دونوں کے لیے واپسی کے دروازے کھلے رہیں۔ اسے طلاق سنی کہتے ہیں۔

(سوال): ایک شخص نے ایک عورت کو اس شرط پر پیسے دیے کہ وہ یہ رقم دے کر اپنے شوہر سے خلع کر لے اور خلع کے بعد اس کے ساتھ نکاح کر لے، تو عورت نے ایسا ہی کیا اور دوسرے مرد سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): قطع نظر اس کے کہ عورت کا یہ اقدام جائز ہے یا نہیں، صورت مذکورہ مسئولہ میں عورت کا خلع اور دوسرے مرد سے نکاح درست ہے۔

(سوال): اگر طلاق کا رقعہ شوہر کی رضامندی سے لکھا گیا ہو، تو کیا وہ اس رقعہ کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

(جواب): اگر طلاق کا رقعہ شوہر کی رضامندی سے لکھا گیا ہو، تو طلاق واقع ہو جائے گی، اب شوہر رقعہ واپس نہیں لے سکتا۔

(سوال): کیا خلع یا طلاق کا ارادہ ظاہر کرنے سے اس کا وقوع ہو جاتا ہے؟

(جواب): خلع یا طلاق کا ارادہ ظاہر کرنے سے وہ واقع نہیں ہوتے۔

(سوال): خلع کا معاملہ زیر بحث تھا کہ فیصلہ ہونے سے پہلے میاں بیوی صلح کے لیے راضی ہو گئے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر خلع کا فیصلہ ہونے سے پہلے میاں بیوی راضی ہو جائیں، تو یہ بہت اچھا ہے، اس طرح خلع نہیں ہوتا، ان کا نکاح قائم ہے۔